جلد ۲۳ | مورخہ ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۱ جولائی ۱۹۳۵ء | نمبر ۱۸

مسجد شہید گنج لاہور کا نہایت المناک انہدام

نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے۔ کہ حالات حاضرہ نے پنجاب کی دو بااثر اور بہت اہمیت رکھنے والی اقوام یعنی مسلمانوں اور سکھوں میں خوشگوار تعلقات اور مستحکم اتحاد پیدا کرنے کے لئے جو موقعہ مہیا کیا تھا۔ اسے نہایت بُری طرح ضائع کر دیا گیا ہے۔ اور نہ صرف ضائع کر دیا گیا ہے۔ بلکہ اس پر بے حد قابلِ افسوس کشیدگی پیدا کر لی گئی ہے شہید گنج لاہور کی مسجد ایک عرصہ سے سکھوں کے قبضہ میں چلی آتی تھی۔ مسلمانوں نے اس کی تقدیس اور احترام قائم رکھنے کے لئے کئی بار اسے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ سکھ صاحبان سے انسانیت۔ شرافت اور ہمسائیگی کے واسطہ سے درخواستیں کیں۔ کہ وہ مسجد واگزار کر کے تمام مسلمانوں کو ممنونِ احسان بنائیں۔ اور ایک ناخوشگوار منظر کو خوش آئند نظارہ سے بدل دیں۔ لیکن کوئی شنوائی نہ ہوئی۔ ان کی طرف سے مایوس ہو کر مسلمانوں نے قانون کا دروازہ کھٹکھٹایا مگر اس میں بھی کامیابی نہ ہوئی۔ اور قانون نے مسجد پر سکھوں کا قبضہ بحال رکھا۔ اس پر مسلمان خاموش ہو گئے۔

معلوم نہیں سکھ جب اس مسجد پر عرصہ سے قابض تھے جس طرح چاہتے تھے۔ اسے استعمال کرتے تھے۔ اور مسلمان یہ سب کچھ جانتے ہوئے اپنے سینوں پر صبر کے پتھر رکھے بالکل خاموش تھے۔ اس بارے میں کسی قسم کی ہلچل ان میں نہیں پائی جاتی تھی۔ تو سکھوں کی اس پارٹی کو جو اس مسجد پر قابض تھی۔ کیا ضرورت پیش آئی کہ اس نے اس کے گرانے کا فیصلہ کر دیا۔ اور گرانے لگ گئی۔ اس سے قدرتاً مسلمانوں کے جذبات کو سخت ٹھیس لگی۔ اور ان کے سینہ کا پرانا زخم از سر نو ہرا ہو گیا۔ اس پر ایک طرف تو ذمہ وار اصحاب نے مسلمانوں کو ضبط۔ اور نظم میں رکھنے کا قابل تعریف انتظام کیا۔ اور دوسری طرف سکھ صاحبان سے ملتجی ہوئے کہ وہ اس موقعہ پر مسلمانوں کو ممنون بنانے کے لئے جو کچھ کر سکتے ہیں۔ اس سے دریغ نہ کریں۔ جس مصالحانہ انداز میں مسلمانوں نے سکھوں کی طرف رجوع کیا۔ اس کا تقاضا تو یہ تھا۔ کہ سکھ اس موقعہ پر پوری فراخ حوصلگی سے کام لیتے۔ اور مسلمانوں کے جذبات کی تسکین کر کے انہیں ہمیشہ کے لئے ممنون بنا لیتے۔ اور ابتدا میں ان کا رویہ بہت کچھ امید افزا بھی نظر آیا۔ جبکہ انہوں نے ذمہ وار مسلمانوں کے ساتھ اس بارے میں گفتگو کرنے پر آمادگی ظاہر کی۔ اور بعض ملاقاتیں بھی ہوئیں لیکن عین اس وقت جبکہ ہز ایکسی لنسی گورنر پنجاب بذاتِ خود طرفین کے مابین باعزت سمجھوتہ کرانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اور مسلمانوں کو یہ یقین دلایا جا چکا تھا۔ کہ سکھوں کے ساتھ امکانی حل کے متعلق گفت و شنید کی جائے گی سکھوں نے اچانک مسجد گرانی شروع کر دی۔ اور اسے بالکل منہدم کر کے دم لیا۔

یہ وقت مسلمانوں کے لئے نہایت ہی المناک اور صبر آزما تھا۔ لیکن وہ پوری طرح پُرامن رہے جس پر حکومت پنجاب نے نہ صرف خراجِ تحسین ادا کیا۔ بلکہ ایک مسجد ہی کے متعلق ان کے ایک دیرینہ مطالبہ کو منظور کر لیا۔ چنانچہ سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا۔ کہ "گزشتہ ہفتہ کے صبر آزما واقعات کے دوران میں مسلمانوں نے پنجاب میں بالعموم۔ اور لاہور میں بالخصوص ضبط اور نظم سے کام لیا ہے۔ حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ مسجد شاہ چراغ انجمن اسلامیہ کی وساطت سے جلد از جلد مسلمانوں کو واپس کر دی جائے"۔

مسلمان اس وقت تک بھی قانون کے احترام اور امن کے قیام کے لئے پوری کوشش کر رہے ہیں اور امید ہے۔ جب تک فتنہ و فساد کے خطرات بکلی دور نہ ہو جائیں۔ کوشش جاری رکھیں گے۔

لیکن افسوس سکھوں نے اس معاملہ میں دور اندیشی اور معاملہ فہمی سے کام نہیں لیا۔ بے شک مسجد پر ان کا قبضہ تھا۔ اور بے شک قانون ان کی حمایت میں تھا۔ لیکن ان پر ہمسائگی کے لحاظ سے بھی بہت بڑی ذمہ واری عائد ہوتی تھی۔ اور مسلمانوں کو ممنون بنانے کا یہ بہترین موقعہ حاصل تھا۔ اگر اس سے فائدہ اٹھاتے۔ تو یہ ان کے لئے نہ صرف بڑی نیک نامی کا موجب ہوتا بلکہ ہر لحاظ سے مفید بھی ثابت ہوتا۔

اگر سکھ مسلمانوں کو مسجد واپس دینے کے لئے تیار نہ تھے۔ تو مسلمانوں کے اس مطالبہ کو منظور کر لینے میں ان کا کیا حرج تھا۔ کہ "مسجد کو جوں کا توں رہنے دیا جائے۔ اور اسے کسی ایسی غرض کے لئے استعمال نہ کیا جائے۔ جس سے مسلمانوں کے جذبات کو صدمہ پہونچے"۔ لیکن انہوں نے اتنا بھی گوارا نہ کیا۔ اور ایسی راہ اختیار کی۔ کہ اگر مسلمان ہوش و خرد سے کام نہ لیتے۔ اور صبر و تحمل کا بہترین نمونہ نہ دکھاتے تو نہ صرف لاہور بلکہ تمام پنجاب میں خطرناک آگ لگ جاتی۔

ہمارا خیال ہے۔ کہ سکھوں میں ایسے اصحاب موجود ہیں جنہوں نے شہید گنج کی مسجد گرانے والوں کے اس فعل کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھا۔ اور بعض نے تو کھلم کھلا اس کا اظہار کر دیا ہے۔ انہیں چاہئے۔ کہ اس قضیہ کے پیدا کرنے والے اور ان کے حامی سکھوں پر یہ امر واضح کرنے کی کوشش کریں۔ کہ انہوں نے نہایت ہی افسوسناک فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ اور اب جس طرح بھی ممکن ہو۔ اس کی تلافی کرنے کی کوشش کریں۔ تا کہ مسلمانوں کے زخمی قلوب پر مرہم لگ سکے۔ کیونکہ انہیں ایسا سخت صدمہ اور رنج پہونچا ہے۔ جو مدت العمر تک۔ یاد آ کر بے چین کرتا رہے گا۔ آخر اخلاقی طور پر اور ہمسائگی کے لحاظ سے بھی کچھ حقوق ہوتے ہیں جن کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ سکھوں کو اس سے پہلو تہی

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ جولائی۔ آج حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر احراری کے قاتلانہ حملہ کے سلسلہ میں خطبہ ارشاد فرمایا جس میں جماعت کو دشمن کی انتہائی اشتعال انگیزی کے باوجود پُرامن رہنے کی تاکید فرمائی۔ گزشتہ پرچہ میں جو یہ اطلاع دی گئی ہے کہ صاحبزادی امۃ القیوم صاحبہ کا بخار ٹوٹ گیا ہے آج معلوم ہوا یہ صحیح نہیں۔ صاحبزادی صاحبہ کو ٹائیفائڈ بخار ہے اور آپ کا ۱۰۱ سے اوپر ہو جاتا ہے۔ احباب صحت کے لئے خاص طور پر دعا کریں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور احمدیوں کی التجائیں

احراریوں کے انتہائی ظلم و ستم کے متعلق

۱۶

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخبار الفضل میں یہ پڑھ کر سخت صدمہ ہوا۔ کہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک کمینہ شخص نے حملہ کیا۔ حضور اب انتہا ہو چکی ہے۔ دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ اب ان تمام مخالفوں کو نیست و نابود کر دے اور ان کا یا ان کی خباثت کا نشان تک نہ چھوڑے۔ اب تو تمام جماعت کے صبر کا پیالہ چھلک گیا ہے۔ خاکسار سید مسعود احمد

۱۷

پسرور سے ایک احمدی لکھتے ہیں۔

بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔

جگر غم سے داغ داغ ہے۔ اور سینہ ضبط سے چاک۔ ربنا افرغ علینا صبراً وثبت اقدامنا حضرت میاں شریف احمد صاحب کے واقع کو سن کر نفس بے قابو ہے۔ اللھم اجرنا فی مصیبتنا۔ ہمیں اپنے دکھ یا سکھ کا خیال نہیں۔ ہماری ہر وقت نظر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر لگی ہوئی ہے۔

۱۸

بخدمت اقدس حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب پر ایک بدبخت احراری غنڈے کے لاٹھی سے قاتلانہ حملہ کے متعلق اخبار میں پڑھ کر سخت تکلیف ہوئی۔ جس کا اظہار قلم اور زبان سے ناممکن ہے۔ ہاں اتنا عرض کر سکتا ہوں۔ کہ جس وقت میں نے یہ خبر پڑھی۔ خون میں اس قدر جوش پیدا ہوا۔ کہ میرا بدن کانپتا تھا۔ آنکھوں میں آنسو تھے۔ اور ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ میرے اوسان خطا ہو گئے ہیں۔ آخر اسی مولا کے آستانۂ الوہیت پر گرا۔ اور اسی سے عرض کیا۔ کہ الٰہی ہم بے بس ہیں۔ بے سروسامان ہیں۔ تو بادشاہ ہے تیری ہی حکومت آسمانوں زمینوں پر ہے۔ تو ہی ان لوگوں کو جو تیرے نام سے اور تیرے مقرب بندوں سے عداوت رکھتے ہیں نیست و نابود کر۔ تا تیرے نام کی دنیا میں بڑائی ہو۔ اور احمدیت کا بول بالا ہو۔ آمین۔ آخر جب میں ذرا غور کرنے کے قابل ہوا۔ تو سوچا کہ اس وقت میں کیا کر سکتا ہوں اور مجھ پر کیا فرض عائد ہوتا ہے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ شعر زبان پر آگیا

دے چکے دل اب تن خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا

اس شعر کا مطلب میں یہی سمجھا ہوں۔ کہ دل تو ہم پہلے دے چکے ہوئے ہیں۔ اب زندگی بھی اشاعت دین کے لئے وقف کر دینی چاہیئے۔ حضور کی جدید تحریک کے ماتحت میں نے اپنی زندگی تین سال کے لئے وقف کی ہوئی ہے۔ اور حکم پر لبیک کہنے کی ہر وقت انتظار ہے۔ اب اس عریضہ کے ذریعہ تین سال کی میعاد کی قید توڑ کر اپنی تمام زندگی خدمت دین کے لئے وقف کرتا ہوں۔ حضور جہاں بھی مجھے رہنے کا حکم دیں گے۔ اور جو بھی کام میرے سپرد کیا جائے گا۔ اس کے کرنے میں مجھے کسی قسم کا عذر نہ ہو گا۔

حضور کا ایک ادنیٰ ترین خادم۔
خاکسار خواجہ محمد شریف از گوجرانوالہ

۱۹

آقائی وسیدی ومولائی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔

ابھی اخبار سے حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری کے حملہ کی خبر پڑھ کر نہایت ہی افسوس ہوا۔ دل قابو میں نہ رہ سکا۔ اور جوش کی وجہ سے آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے۔ اب تو صبر کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے۔ کوئی خدائی طاقت ہی ہمارے جوشوں کو دبا لیتی ہے ورنہ خود تو جوش کو دبانے کی اتنی طاقت نہ تھی۔ حضور اقدس کے حکم کی وجہ سے ہمارے ہاتھ بندھے ہوئے ہیں۔ ورنہ اتنا جوش آتا ہے۔ کہ جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے اس خیال سے دل کو سخت صدمہ ہوتا ہے کہ ایک احراری اور وہ حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر دارالامان میں لاٹھی سے وار کرے۔ کاش بندہ وہاں ہوتا اور احراری کی لاٹھی کا وار مجھ پر پڑتا لیکن ابھی تک دل کی حسرتیں دل میں ہی ہیں۔ بندہ پہلے ہی حضور کی خدمت میں مال وجان وعزت پیش کر چکا ہے۔ کاش کہ حضور کوئی ایسا موقعہ عطا فرمائیں۔ جس میں کہ بندہ اپنی قربانی کا ثبوت دے سکے۔ حضور دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ مجھے اپنی جان دین کی راہ میں قربان کرنے کا موقعہ عطا کرے۔

دعاؤں کا محتاج۔ خاکسار عزیز احمد

۲۰

بحضور اقدس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اخبار الفضل میں حضرت میاں شریف احمد صاحب کے متعلق ایک شریر کے لاٹھی سے ضربات لگنے کی خبر پڑھ کر دل پر سخت ضرب لگی۔ عریضہ بھی لکھنا مشکل ہو رہا ہے۔ بدن کانپ رہا ہے۔ آنکھوں میں آنسو ہیں گو دور ہوں۔ مگر روح قادیان میں بے چین پھر رہی ہے۔ پیارے آقا جن کے ہاتھوں کو چومنا ہم اپنے لئے سعادتمندی سمجھتے ہیں ان کے جسم پر شریر لٹھی سے وار کرے۔ تو پھر ہم زندہ ہی نہ مر جائیں۔ خاندان نبوت کے چھوٹے سے چھوٹے بچہ کے لئے اپنا جان ومال قربان کرنے کو فلاح دارین سمجھتا ہوں۔ پیارے آقا بے ادبی معاف حضور والا کا یہ حکم صبر کرو۔ صبر کرو۔ صبر کرو۔ کب تک جاری رہے گا۔ کیا انتقامی طور پر بھی اسلام میں اجازت نہیں۔ خدانخواستہ اگر کسی متبرک مقام پر کوئی شرارت کریں۔ تو کیا ہم خاموش مونہہ دیکھتے رہیں گے۔ گو اللہ تعالےٰ خود محافظ ہے۔ حضور کے حکم کا بھی خیال ہے۔ کہ اس کی نافرمانی سے دین ودنیا میں کچھ نہیں رہتا۔ دل پر جو گزر رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ زیادہ لکھنا بھی بوجہ جسم پر لرزہ ہونے کے مشکل ہو رہا ہے۔ عاجز رحمت اللہ

۲۱

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:۔

اخبار الفضل میں حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد صاحب پر ایک کمینہ احراری کے حملہ کا ذکر پڑھ کر دل پاش پاش ہو گیا۔ کمینہ صفت احراری گروہ کی متواتر کمینہ حرکتوں نے پہلے ہی ہمارے دلوں کو چھلنی کر ڈالا ہے۔ اب ہماری ان پاکیزہ ہستیوں پر حملے کرنے شروع کر دیئے ہیں جن کو ایک کانٹا چبھنے کے درد کو بھی ہم برداشت نہیں کر سکتے۔ اور اپنی جانوں کو قربان کر دینا ایک معمولی سی بات سمجھتے ہیں۔ مگر حضور ہم کو صبر کرنے کی نصیحت کرتے ہیں۔ اے ہمارے پیارے امام ہمارے صبر کا پیمانہ اب لبریز ہو چکا ہے۔ اب صبر کی طاقت نہیں رہی۔ اس سے بہتر ہوتا کہ اس جگر پاش واقعہ کے سننے سے پہلے ہم قبریں ہوتے نہ ہم یہ واقعہ سنتے اور نہ ہم زندہ ان دشمنانِ حق کو زمین پر پھرتے دیکھتے۔

اے امیر المومنین اب طاقت برداشت نہیں رہی۔ کیا ہم ایک زمینی حکومت سے ڈر کر اپنی جان سے زیادہ عزیز ہستیوں پر اس طرح حملے ہوتے ہوئے دیکھ سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ صرف یہ ڈر ہے کہ آپ کے حکم کی نافرمانی نہ ہو جائے۔ ورنہ ہم اپنی جانوں کو آگ میں ڈالنے کو تیار ہیں۔ اے پیارے امام میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ آپ حکم دے کر دیکھیں۔ ہم خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ ہر ایک قربانی کے لئے تیار ہیں۔ اے ہمارے پیارے امام میں شکر نہیں ہوں خدا تعالےٰ میرے دل کی کیفیت کو خوب جانتا ہے۔ میرے پاس اتنے الفاظ نہیں جن سے میں اپنے درد دل کا اظہار کروں باقی جماعت میں بھی بے حد جوش ہے۔ اور مارے غم کے بے قرار ہو رہی ہے۔

خاکسار سخی محمد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لختِ جگر حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری غنڈے کا قاتلانہ حملہ

احمدی جماعتوں میں جوش و اضطراب کی زبردست لہر

جماعت احمدیہ گورداسپور

جماعت احمدیہ گورداسپور حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری غنڈے کے قاتلانہ حملہ پر سخت غم و غصہ کا اظہار کرتی ہے۔ اور گورنمنٹ کو توجہ دلاتی ہے۔ کہ وہ مجرم کو قرار واقعی سزا دے کہ ہمارے جذبات کو ٹھنڈا کرے۔ اور آئندہ کے لئے اس قسم کے فساد انگیزوں کی شرارتوں کا انسداد کرے۔ ہماری اس قسم کی واجب الاحترام ہستیوں پر حملے کئے جانا ہماری حد برداشت سے باہر ہے۔ ہر احمدی ان ہستیوں کے پسینہ کی جگہ اپنا خون بہانا اپنی انتہائی خوش قسمتی سمجھتا ہے۔ اور احراریوں کا اس قسم کا کھیل رنگ لائے بغیر نہ رہ سکے گا۔ سکرٹری انجمن احمدیہ گورداسپور

انجمن احمدیہ موگا

انجمن احمدیہ موگا کا ایک جلسہ زیر صدارت ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا۔

انجمن احمدیہ موگا حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر کسی احراری کے قاتلانہ حملہ پر اظہار نفرت و غصہ کرتی ہے۔ اور احراریوں کے مظالم اور تشدد کی طرف حکومت کو توجہ دلاتی ہے۔ اور حکام بالا سے مداخلت کے لئے درخواست کرتی ہے:۔ خاکسار شیخ یعقوب علی سکرٹری

نیشنل لیگ کریام بیرسیاں۔ نواں شہر۔ راہوں

نیشنل لیگ موضع کریام بیرسیاں۔ نواں شہر۔ راہوں کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت جناب چودھری مہر خان صاحب رئیس کریام مورخہ ۱۲ جولائی منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا۔

لیگ ہذا کا یہ اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ پر اس وحشیانہ حملہ کے متعلق جو بہ نیت قتل احراریوں کی سازش سے ایک احراری نے کیا۔ اپنے انتہائی غصہ و نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور گورنمنٹ سے مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ مجرموں کے خلاف فوری اور مؤثر کارروائی کرے۔ گورنمنٹ کو ہمارے جذبات کا اس سے اندازہ کر لینا چاہیئے کہ خدا تعالےٰ کے ان محبوبوں سے زیادہ دنیا کی کوئی اور زندہ ہستی ہمیں زیادہ عزیز نہیں اگر جلد کوئی کارروائی نہ کی گئی۔ تو اندیشہ ہے۔ کہ فتنہ ایسی صورت اختیار کرے۔ جس پر گورنمنٹ کو قابو پانا مشکل ہو:۔ خاکسار عطاء اللہ بلیڈر نواں شہر۔ سکرٹری لیگ

لجنہ اماء اللہ گجرات

لجنہ اماء اللہ گجرات کا ایک غیر معمولی اجلاس ۱۲ جولائی منعقد ہوا۔ جس میں باتفاق رائے نہایت بے تابانہ حالت میں حسب ذیل ریزولیوشنز پاس کئے گئے

(۱) یہ اجلاس حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب ابن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ پر ایک بدبخت کمینے احراری کے بے دردانہ حملہ پر جو اس نے اچانک قتل کے ارادے سے احمدیوں کے صبر سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے قانون کو ہاتھ میں لے کر کیا اظہار نفرت کرتا ہے۔ اور حکومت پنجاب سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس مفسد کو اور اس کے حامیوں کو جس شخص سے گورنمنٹ برطانیہ کے نیک نام پر دھبہ لگتا ہے۔ عبرتناک سزا دے کہ ہمارے درد رسیدہ دلوں کو تسلی دے۔

(۲) قادیان کی مقدس سرزمین میں احراریوں کی فتنہ انگیزی اور روز روشن میں مفسدہ پردازی اس حد تک پہنچ چکی ہے۔ کہ احمدی عورتوں کی عزت بھی خطرہ میں ہے۔ اگر گورنمنٹ ان مظالم کو نہ روکے گی۔ جو گورنمنٹ کی پر امن رعایا جماعت احمدیہ پر افسران بالادست کی موجودگی میں ہو رہا ہے۔ تو نقص امن کا سخت اندیشہ ہے۔

(۳) لجنہ اماء اللہ استدعا کرتی ہے۔ کہ گورنمنٹ آزاد کمیشن تحقیقات کے لئے مقرر کر کے معلوم کرے۔ کہ قادیان میں احرار کی طرف سے کس قدر ظلم ہو رہا ہے۔ اور قانون کی صریح بےحرمتی کی جا رہی ہے۔

(۴) لجنہ اماء اللہ ادب سے استدعا کرتی ہے۔ کہ ضلع گورداسپور کے موجودہ افسروں کو تبدیل کر کے انگریز افسر مقرر کئے جائیں۔ (پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ گجرات)

جماعت احمدیہ جموں

جماعت احمدیہ جموں کا ایک غیر معمولی اجلاس ۱۲ جولائی خواجہ کرم داد صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر پاس ہوئی۔

جماعت ہذا کو یہ سن کر نہایت ہی کرب و اضطراب ہوا۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک نہایت ہی محبوب و محترم ہستی یعنی حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری نے لاٹھی سے حملہ کیا۔ احراریوں نے دو سال سے متواتر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بزرگوں کے متعلق دشنام دہی اور جھوٹے الزام لگانے اور ان کے قتل پر آمادہ کرنے کا لامتناہی سلسلہ جاری کر رکھا ہے اور اب نوبت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ کہ احمدیوں پر دن دہاڑے حملے کئے جا رہے ہیں۔ حالانکہ احمدی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے فرمان کے مطابق پُر امن ہیں۔ اگر گورنمنٹ نے اس فتنہ عظیم کے انسداد کے لئے جلد کوئی مؤثر کارروائی نہ کی۔ تو ملک میں عام بدامنی پھیل جائیگی اور قانون کا احترام لوگوں کے دلوں سے اٹھ جائے گا۔ لہٰذا ہز ایکسی لینسی گورنر صاحب بہادر پنجاب اور انسپکٹر جنرل صاحب بہادر پولیس پنجاب کی توجہ اس طرف مبذول کرا کے استدعا کی جاتی ہے۔ کہ اس بارہ میں جلد انسدادی کارروائی فرما کر اقلیت کی حفاظت فرمائی جائے:۔ غلام محمد پریذیڈنٹ جموں

جماعت احمدیہ کان پور

جماعت احمدیہ کان پور کا ایک غیر معمولی اجلاس ۱۱ جولائی منعقد ہوا۔ اور مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی۔ مجلس احرار کا اشتعال انگیز رویہ روز بروز بڑھتا جا رہا۔ اور خطرناک صورت اختیار کر رہا ہے۔ جس کا ایک نتیجہ ۸ جولائی کو قادیان میں رونما ہوا۔ جبکہ جماعت احمدیہ کی قابل فخر ہستی بانی سلسلہ احمدیہ کے فرزند حضرت مرزا شریف احمد صاحب پر ایک احراری نے قاتلانہ حملہ کیا۔ یہ خبر سنکر ہمارے جذبات کو شدید طور پر صدمہ پہنچا ہے۔ اور ہمیں کامل امید ہے کہ انصاف پسند حکومت جرم کا ارتکاب کرنے والے

واقعات عالم پر نظر

۱۔ ابی سینیا (۲) احرار کی غداری ۳۔ قادیان کا امن اور حکومت (۴) غضب کے نئے نئے رنگ

(الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے)

(۱)

اٹلی نے لیگ آف نیشنز کو آنکھیں دکھائیں دھمکیاں دیں۔ مگر برطانیہ کے اس اعلان نے کہ "اختلافات موجودہ کی بناء پر اٹلی کے لئے ابی سینیا سے جنگ کرنے کی کوئی معقول وجہ نہیں" اور امریکہ کے "اٹلی کی غیر منصفانہ روش پر اظہار افسوس" نے مسولینی کو دوبارہ سوچنے پر مجبور کیا ہے۔ اب اٹلی ۲۵ جولائی کی لیگ آف نیشنز کی نشست میں شامل ہوگی۔ مگر مطالبہ کریگی۔ کہ "حبشہ" کو سفید لیگ سے نکال دیا جائے۔ کیونکہ لیگ کا رکن ہونے کی صورت میں شاہ نجاشی کے مطالبہ پر جنیوا کو مدبیں آبابا کی آواز پر کان دھرتے پڑتے ہیں اور گو مسیحی یورپ نے مسیحیت کے نام کی وجہ سے اتنک اتقاد پیار Ethiopia کو بچائے رکھا۔ مگر اب یورپ میں لامذہبیت ہے اس لئے ذاتی مفاد کے سامنے کسی انصاف یا رحم یا انسانیت پر غور محض بے محل بات ہے۔ ہمیں لیگ کے جلسے اور انگلستان کی دوبارہ تعریف اور ایسی تمام باتوں میں سوائے جنگ کے اعلان کے لئے مناسب وقت کا انتظار کرنے اور تخیر تک وقت نکالنے کے اور کچھ نظر نہیں آتا۔ کیونکہ ہم جانتے ہیں۔ کہ ہیپز برگ (Hapsburg) خاندان کا آخری شہنشاہ ترکی سے اظہار دوستی کرتا اور آخری دم تک موانست و محبت کا اظہار کرتا رہا۔ مگر شام کو اعلان اور صبح بوسنیا۔ ہرزیگو وینیا کا الحاق عمل میں آگیا۔ ہم کو معلوم ہے۔ ڈاکٹر فان بیتھمان ہالوگ جرمن چانسلر صلح جوئی کی تقریروں میں مصروف رہا۔ اور ہمارے سامنے قیصر کی خانگی خطوکتابت میں قیصر ولیم کا ایک خط ملا ہے۔ جس میں قیصر نے لکھا ہے۔ کہ "میں ہرگز جنگ نہیں کروں گا"۔ مگر واقعات نے بتا دیا۔ کہ خط لکھنے کے چند گھنٹے بعد جرمن افواج حملہ کے لئے نقل و حرکت میں مصروف تھیں۔ اور خط پڑھتے وقت شاہ جارج بلجیم کے علاقہ لیج کے قلعوں پر خوفناک خونریزی کی خبریں بھی ملاحظہ فرما رہے تھے پس یہ وقت لینے کی چالیں ہیں۔ جو رد ما۔ پاپائے روم۔ شہزادہ امن کے خلیفہ کی بستی میں چلی جا رہی ہیں۔

(۲)

ہر قوم میں کالی بھیڑیں ہوتی ہیں۔ یورپ میں کالی بھیڑوں سے مراد وہ لوگ ہوتے ہیں جو قومی مخالفین کے ساتھ ساز باز کریں۔ اور قوم کے سیاسی مفاد کو نقصان پہونچائیں۔ بدقسمت مسلمانوں کی ایسی بھیڑیں ان کے لئے بھیڑیا ہیں۔ وہ ہر موقعہ پر نہ صرف غداری کرتی ہیں بلکہ خون بھی پیتی ہیں۔ ایسی ہی ایک ٹولی کا نام احرار ہے۔ جن کا اسلام سے مرفناس قدر تعلق ہے۔ کہ مسلمان ان کو روپیہ دیں۔ اور وہ مسلمانوں کے جوش سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ان کی تجارت کو برباد کر دیں۔ ان کے نوجوانوں کو جیلوں میں پہونچا دیں۔ خود جہاں سے پیسے ملے لے لیں۔ حکومت انگریزی میں کوئی فتنہ کھڑا کریں۔ تو انگریزوں کے خیر خواہ کہلائیں۔ کشمیر کے خلاف کھڑے ہوں تو مہاراجہ کے ہو جائیں۔ جھوٹ بولیں جھوٹی خوابیں جھوٹے خطوط بنائیں۔ ہندوؤں کے ہاتھ مسلمانوں کو فروخت کریں۔ اور ہر آڑے وقت میں اسلامی مفاد سے غداری کریں۔

مسلمان اس وقت پریشان تھے۔ کہ "فرقہ وارانہ فیصلہ" پر ضرب لگائی جا رہی تھی۔ پرتاپ اور مہاسبھا خوش تھی۔ کہ مسلمانوں کو منہ کی کھانی پڑی۔ اور ہماری کوششیں بار آور ہوئیں۔ اطمینان دلایا گیا۔ کہ بیٹا ہوگا۔ مگر مسلمانوں کو بے چین کرے ملک کی آئندہ سیاسیات میں ان کو نقصان پہنچانے کی باریک چال مخالفین نے ایسی چلی۔ کہ سکھوں کو آگے بڑھا دیا۔ اور شہید گنج کی مسجد کا ناخوشگوار واقعہ سامنے آگیا۔ اسلام کی خاطر رسول اللہؐ کے ناموس پر جان دینے کا دعوٰے کرنے والے احراری جو کانگریس سے خفیہ معاہدہ اسلامی مفاد کے خلاف کام کرنے اور مسلمانوں کی اکثریت کو اقلیت میں تبدیل کرانے کا کر چکے ہیں۔ محض اس لئے مسلمانوں سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ کہ کانگریس ناراض ہوگی۔ اور وہ کونسل کی ممبریوں سے محروم رہ جائیں گے۔

مسلمانو! ان بھیڑیوں سے بچو۔ اور خدا کے لئے جو کچھ یہ کہیں اور ان کے حامی اخبار لکھیں۔ اس کی تصدیق کر لیا کرو۔ کیونکہ یہ جھوٹ بولنا جائز سمجھتے ہیں۔ اور جب یہ چندہ مانگیں۔ تو اپنے معتبر آدمیوں کے ذریعہ اس کے خرچ کا اطمینان کر لیں۔ کیونکہ قادیان کے نام سے لوٹ کر لدھیانہ امرتسر اور خود قادیان میں ان احرار کے پختہ مکان بن گئے ہیں۔ جو نہایت ادنےٰ درجہ کے پیشہ ور تھے۔ احرار غدار ہیں۔ آزمودہ کو مت آزماؤ۔ دین و دنیا کا نقصان نہ کرو۔ سید حبیب کی بات سنو۔ اور سیاست جو کچھ ان کے متعلق کہے۔ اس پر غور کرو۔

(۳)

قادیان احمدیہ جماعت کا مرکز ہے۔ قادیان نے مذہبی تمدنی اور سیاسی اصلاحات کا نفاذ مسلمانوں میں کامیابی سے کیا ہے۔ جو انگریزی دان مغرب زدہ مسلمان پہلے مذہب سے بیگانہ ہوتا تھا۔ اب وہ احمدی ہو کر تحصیل علم اور وسعت خیال میں مغربی ہے۔ مگر عملی زندگی میں مشرقی اور بقول مولانا شبلی اس کی ضرورت تھی۔ اسی میں علی گڑھ نے ایک انتہائی نقطہ لیا۔ اور ندوہ نے دوسرا۔ مگر قادیان کے مصلح کو وسطی نقطہ قائم کرنے میں کامیابی ہوئی۔ جو قوم خون کی کہانیاں سنکر کافر کو بلا وجہ مار کر خوش ہوتی تھی۔ آج اس کا مذہب ہو گیا۔ کہ دین میں جبر نہیں۔ جس قوم کا سیاسی نقطہ نظر یہ تھا۔ کہ کافر حاکم کی اطاعت مجبوراً ہو تو ہو۔ ورنہ خوشی سے قطعاً نہیں کرنا چاہئے۔ وہ حکومت کے ساتھ تعاون کو مذہبی فرض ہے "کہنے لگی۔ خلافت و کانگریس نے عدم تعاون کا وعظ کیا۔ اور اس پر عمل بھی کیا مگر قادیان نے اس کی عملاً مخالفت کی۔ اور ایسے وقت جب مسلمان اور وفادار پنجابی خاموش تھے قادیان نے انکی رہنمائی کی ملک کو برباد کرنے والی بالخصوص مسلمانوں کے لئے سخت مضرت رساں تحریک سے بچا لیا۔

اس وفادار خیر خواہ حکومت و ملک و مسلمانان جماعت نے اس وجہ سے اپنے خلاف دشمنوں کی افواج پیدا کر لیں۔ اسکے خلاف منصوبے ہوئے۔ خفیہ سازشوں نے فیصلہ کیا۔ کہ مسلمانوں کے غداروں کی جماعت یعنی سرخ احراریوں کو منتخب کیا جائے۔ جو حکومت و قادیان کے درمیان شقاق پیدا کر کے ایک گولی سے دو پرندے شکار کریں۔ ایک طرف حکومت کو ایک وفادار جماعت سے محروم کر دیں۔ دوسری طرف قادیان کو حکومت کی وفاداری کی سزا دیں۔ قادیان کا جرم یہ ہے۔ کہ انگریزی حکومت کی وفادار ہے سزا اس لئے دی جا رہی ہے۔ کہ کیوں احراریوں کو خوش نہیں کرتے۔ لاہور سے لاہور کے رہنے والے لیڈروں کو شورش کے خطرہ سے شہر بدر کر دیا جاتا ہے۔ حالانکہ اس سے ایک آدھ دن ہی قبل حکومت مسلمانوں کی امن پسندی کا اعتراف کر چکی۔ بلکہ اس کے انعام میں ایک مسجد جو ایک لمبے عرصہ سے سشن کورٹ کے طور پر استعمال کی جا رہی تھی۔ اور جسکے حصول کیلئے مسلمان کئی بار جدوجہد کر کے ناکام ہو چکے تھے۔ عطا کر چکی ہے یہ امن پسندی انہی لیڈروں کی رہین منت تھی۔ جنہیں شہر بدر کیا گیا ہے۔ مگر قادیان میں باہر سے شورش پھیلانے والے آکر شہر کے امن کو برباد کریں۔ اشتعال دلائیں۔ شہر کے مالکوں اور معززین کو غنڈوں کی مدد سے گالیاں دلائیں۔ قتل پر آمادہ کر کے حملے کرائیں۔ باہر سے مشتبہ لوگ آکر گرفتار ہوں۔ مگر حکومت کا قانون بیرونی سازشی شورش پسند سرخ لوگوں کو قادیان سے خارج نہیں کرنا چاہتا یہ کیوں؟ باوجود علم۔ تجربہ۔ سیاحت سیاست سے واقفیت کے یہ معمہ سمجھ میں نہیں آتا۔ اور جب تک گورداسپور کے سوراج کو برٹش راج سے تبدیل نہ کیا جائے۔ اس کا حل مشکل اور قادیان کا امن ناممکن ہے۔

(۴)

زلازل و آگ کے بعد لاہور میں سیاسی زلزلہ مسلمانوں میں ہیجان امن کی بربادی کے سامان لوگوں کو خدا کی طرف متوجہ کر سکتے تھے۔ اور گاندھی جی کا ان مصائب و آلام و آفات میں خدا کا ہاتھ دیکھنا ان کو عزت کی نظر سے دیکھنے والوں کو اصلاح کا متلاشی بنا سکتا تھا۔ مگر قہری تجلی کے عمل اور مصلح ربانی کے قول میں تطابق ہونیکے باوجود عدم واقفیت صداقت چونکہ ہنسی مذاق میں مصروف ہیں۔ اسلئے غضب بھی.

مشرق کی سب سے طاقتور حکومت جاپان کی سیاسیات حاضرہ

("الفضل" کے خاص نامہ نگار مقیم کوبے کے قلم سے)

خدا تعالےٰ کے فضل سے دیگر ممالک کے اہم واقعات اور ضروری حالات اپنے خاص نامہ نگاروں کے ذریعہ مہیا کرنے کی جو کوشش کی جارہی ہے۔ وُہ جاپان کے متعلق کامیاب ہو چکی ہے۔ اور "الفضل" کے معزز نامہ نگار مقیم کوبے جس بالغ نظری اور قابلیت کے ساتھ مشرق کی سب سے طاقتور اور مشہور حکومت کی سیاسیات حاضرہ اور اس کی ترقی کی جد وجہد پر روشنی ڈالتے ہیں۔ وُہ ان کے مسلسل مضامین سے ظاہر ہے۔ اسی سلسلہ میں ان کی طرف سے جو تازہ مراسلت موصول ہوئی ہے۔ وُہ درج ذیل کی جاتی ہے۔ ناظرین الفضل کو ایسے مضامین کو نہایت توجہ اور غور سے پڑھنا چاہیئے۔ اس طرح نہ صرف دُنیا کے متعلق ان کی معلومات میں نہایت مفید اضافہ ہوگا۔ بلکہ انہیں یہ اندازہ لگانے کا بھی موقعہ ملتا رہے گا کہ وُہ قومیں جن کے سامنے صرف دُنیا کی ترقی ہے۔ کس قدر جد وجہد کر رہی۔ اور کیسی سرگرمی سے کام لے رہی ہیں۔

کوبے ۲۷ - جون ۱۹۳۵ء (بذریعہ ڈاک)

جاپان کے فوجی مصارف

جنرل ہیاشی وزیر جنگ جاپان نے منچوکو اور جوسن کے دورہ سے واپس آکر پہلی بات جو کہی۔ وُہ یہ تھی۔ کہ جو حالات انہوں نے اپنے دورہ میں بچشم خود دیکھے۔ ان کے پیش نظر یہ ناممکن ہے۔ کہ فوجی مصارف کو کم کیا جاسکے بلکہ انہوں نے کہا۔ آئندہ سال کے بجٹ میں یہ مصارف اور بھی زیادہ رکھنے کی ضرورت ہے جب ۱۶ - جون کو وُہ شمونو سیکی بندرگاہ پر جہاز سے اُترے۔ تو انہوں نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا۔ قزاق گروہوں کے استیصال کے لئے جو مہمات فوجی محکمہ مانچوکو میں سرانجام دے رہا ہے، وُہ اس قدر وسیع پیمانے پر ہیں۔ کہ جو جاپانی افواج اس ملک میں چھاؤنیاں ڈالے پڑی ہیں۔ وُہ اس عظیم کام کے لئے پوری طرح کافی نہیں۔ اور یہ کہ اس وجہ سے فوجی بجٹ کے متعلق اس دورہ کے نتیجہ میں ان کو بہت سی باتیں پیش کرنا ہونگی۔

ممکن ہے۔ بعض لوگ اس سے یہ نتیجہ اخذ کریں۔ کہ جاپانی وزیر جنگ کا یہ کہنا جاپان کی طرف سے چینی علاقوں میں کسی جارحانہ کارروائی کا پیش خیمہ ہے۔ مگر بعض دُوسرے ذرائع سے بھی یہ معلوم دیتا ہے۔ کہ قزاقوں کے کلی استیصال کے لئے جاپانی افواج مانچوکو میں پوری طرح کافی نہیں۔ مسٹر فلیمنگ ایک نامور جرنلسٹ ہیں۔ کچھ عرصہ ہوا۔ انہوں نے مانچوکو کا سفر کیا اور جو کچھ انہوں نے وہاں مشاہدہ کیا۔ اس کی بناء پر انہوں نے پانچ یا چھ مضمون لکھے۔ جو ٹائمز آف لنڈن اور سٹیٹسمین کلکتہ میں کوئی دو مہینے کی بات ہوگی۔ شائع ہو چکے ہیں۔ ان مضامین سے بھی یہی مترشح ہوتا ہے کہ اگر جاپان قزاقوں کا فیصلہ کرنا چاہے۔ تو اس کے لئے زیادہ فوج اور زیادہ مصارف کی ضرورت ہوگی۔ یہاں ان دنوں یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ آئندہ بجٹ میں فوجی مصارف ۶۰۰،۰۰۰،۰۰۰ ین تک پہونچ جائیں گے۔

جاپانی بیڑہ

اس جگہ یہ ذکر کر دینا بھی خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ معاہدہ واشنگٹن کی میعاد گزر جانے کے بعد جو کہ اب بہت تھوڑی رہ گئی ہے (یعنی ۱۹۳۶ء کے اخیر تک) جاپان کا مصمم ارادہ ہے۔ کہ اپنے بحری جنگی بیڑے میں بھی اتنی ایزادی کرے۔ کہ جاپانی بیڑہ امریکہ اور برطانیہ کلاں کے جنگی بیڑوں کے برابر طاقتور ہو جائے واشنگٹن کے معاہدہ میں یہ شرط ہے۔ کہ امریکہ یا برطانیہ کے ہر پانچ جہازوں کے مقابلہ میں جاپان تین جہاز رکھے گا۔ لہٰذا ظاہر ہے اب اگر جاپان اپنے بیڑے کو امریکہ اور برطانیہ کے برابر لانا چاہے تو اس کو صرف کثیر کی ضرورت لاحق ہوگی۔ اور جب بحری بیڑے میں بھی زیادتی ہو اور خشکی کی افواج میں بھی زیادتی کی جائے۔ تو اس کے نتیجہ میں شدید مالی بوجھ ملک پر پڑے گا۔ اس لئے اس سوال پر پوری توجہ سے غور ہو رہا ہے کہ ایسی کونسی تدابیر اختیار کی جائیں۔ کہ یہ مالی بوجھ جتنا بھی کم کرنے کا امکان ممکن ہو سکتا ہے۔ اتنا کم کیا جاسکے۔

جاپانی قوم کی اولوالعزمی

جاپان میں یہ بھی ایک بات ہے۔ کہ اس ملک کے بحری اور بری افواج کے محکمے بسا اوقات ایک دوسرے کے مقابلہ میں رقیبانہ انداز میں بجٹ میں سے ایک دوسرے سے بڑھ کر روپیہ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کوشش کی جارہی ہے۔ کہ ایسے راستے نکالے جائیں کہ یہ صورت باقی نہ رہے۔ ساتھ ہی یہاں یہ بھی یقین کیا جاتا ہے۔ کہ جاپان کے حالات ایسے ہیں۔ کہ وُہ اپنی بری فوج کم کرسکتا ہے نہ بحری کیونکہ اگر بری فوج کم کر دی جائے۔ تو روس کے مقابلہ میں جاپان کی حالت کمزور ہو جائے گی۔ اور جاپان روس کے مقابلہ میں اپنے مفاد کی پوری حفاظت نہ کر سکے گا۔ اور اگر بحری بیڑے کو زیادہ مضبوط نہ کیا جائے۔ تو انگلستان اور امریکہ کے مقابلہ میں اس کا پلڑا ہلکا ہو جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ باوجود اس کے کہ جاپان کے بحری اور بری مصارف بہت زیادہ ہیں پھر بھی پبلک میں ان صرف ہائے کثیر کے خلاف کوئی جذبہ اور آواز نہیں۔ بلکہ جاپانی قوم اس سے بھی زیادہ مصارف برداشت کرنے کو تیار ہے۔ مگر وُہ اس بات کا تصور بھی اپنے سامنے نہیں لانا چاہتی۔ کہ غنیم اس کے سواحل پر حملہ کر سکے۔

سر سیموئیل اور قضیہ چین

سر سیموئیل ہور کے برطانیہ کی وزارت خارجیہ کا چارج لینے کے معاً بعد تمام ان سفارت خانوں اور وزارت ہائے خارجیہ میں جو شمالی چین کے قضیہ میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ غیر معمولی حرکت پیدا ہو گئی۔ کہیں سفیر چین نے اپنا واویلا کیا۔ کہیں سفیر جاپان نے اپنی مجبوریاں اور معذوریاں بیان کیں۔ امریکہ اور برطانیہ میں تبادلہ خیالات ہوا۔ اور بعض اخبارات نے اس بات کے امکانات پیدا ہوتے ہوئے دیکھے۔ کہ شاید امریکہ اور برطانیہ متحد ہو کر کوئی قدم اٹھائیں۔ اس میں شک نہیں یہ کہنا مشکل ہے۔ کہ امریکہ اور برطانیہ میں اس مسئلہ پر اتحاد کا امکان نہیں۔ مگر اتنا ضرور کہا جاسکتا ہے کہ اگر یہ اتحاد ہو بھی جائے۔ تو اس کا نتیجہ ایک متحدہ احتجاج سے زیادہ نہ ہوگا۔ بلکہ اس لحاظ سے کہ برطانیہ اور جاپان کے کئی قسم کے فائدے ایک دوسرے سے وابستہ ہیں۔ شائد یہ کہنا بھی سراسر دور کی بات نہ ہوگی۔ کہ جب موجودہ گرد و غبار صاف ہو جائے تو دُنیا دیکھے۔ کہ جاپان اور برطانیہ غیر مرئی طور پر ایک دوسرے کے زیادہ قریب ہو گئے ہیں۔

چینی اور جاپانی اقتصادی تعاون

شمالی چین میں حالات معتدل ہوتے جا رہے ہیں چینی گورنمنٹ نے جنرل سنگ کو جو واقعہ چہار کا ذمہ وار سمجھا گیا ہے اس کے عہدہ سے علیحدہ کر دینے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب خیال کیا جاتا ہے۔ کہ باقی ماندہ مسائل بھی سہولت سے طے ہو جائینگے۔ اور جونہی یہ سوالات طے ہونگے جاپان کی طرف سے ایسی تجاویز چین کے سامنے رکھی جائینگی۔ جن کا مقصد یہ ہوگا۔ کہ چین اور جاپان مل کر شمالی چین کو اقتصادی اور تجارتی شاہراہ پر چلائیں یہاں جاپان میں جو تجویز اسی مقصد کے پیش نظر تیار کی گئی ہے وہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ مانچوکو اور جاپان کی ایک عظیم کمپنی بنائی جائے جس کا سرمایہ اتنا ہو کہ وُہ مندرجہ ذیل چار چیزوں کو اس علاقہ میں ترقی دے سکے

اول بھاری مصنوعات اور کوئلہ اور لوہے کی کان کنی

دوم۔ روئی اور سوت کاتنے کے کارخانے

سوم شمالی چین کے پانچ صوبوں میں روئی کی کاشت

چہارم ذرائع آمد و رفت کی ترقی۔ توقع کی جاتی ہے اس بارہ میں چینی حکومت کے ساتھ جلد گفت وشنید شروع ہو جائیگی۔

جاپان اور روس

جاپان اور روس کے تعلقات کو اس وقت بھی ہر طرح تسلی بخش نہیں۔ مگر اتنا ضرور ہے۔ کہ اب وُہ تشویشناک حالت نہیں جو پہلے تھی اسوقت روس اور جاپان میں جنگ چھڑ جانے کے امکانات گو بدستور موجود ہیں۔ مگر پہلے کی نسبت کم ہو گئے ہیں ریلوے لائن کا کچھ عرصہ ہوا فیصلہ ہو چکا ہے۔ یعنی روس نے اپنے حقوق جاپان کے ہاتھ فروخت کر دیئے۔ باقی متنازعہ امور کے بارہ میں گفت وشنید ہو رہی ہے۔ ان امور میں سے سمندری مچھلی کی شکارگاہوں کا مسئلہ زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ گو کچھ عرصہ سے اس مسئلہ پر گفت وشنید ہو رہی ہے۔ مگر ابھی تک کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ تاہم کوئی وجہ نہیں۔ کہ یہ خیال کر لیا جائے کہ اس قضیہ کا پُر امن فیصلہ نہ ہو سکیگا۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ روس اور جاپان دونوں یہ محسوس کر رہے ہیں۔ کہ اگر وہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان ممالک میں جن کو روس اور جاپان سے خطرہ اور اندیشہ ہے۔ شادیانے بجنے لگیں گے۔ اس لئے انہوں نے فی الحال ٹھان لی ہے۔ کہ آپس میں دست بگریبان ہو کر اپنے دُشمنوں کا دل خوش کرنے کے لئے تیار نہیں اور جاپان میں جنگ تو کبھی نہ کبھی ضرور ہوگی۔ (باقی)

احرار کے نقصان رساں رویہ پر اخبار ”زمیندار“ کا تبصرہ

احرار یا تو مسجد شہید گنج کا معاملہ ہاتھ میں لیں

یا

ادعائے قیادت سے فوراً دست بردار ہو جائیں

اخبار ”زمیندار“ نے احراری لیڈروں کی ناقابل برداشت اور ناقابل اغماض حرکات سے مجبور ہو کر جب حقیقت کے چہرہ سے پردہ ہٹانے کے لئے اپنے ہاتھ کو حرکت دی اور گھر کا بھیدی ہونے کی وجہ سے بعض نہایت پتے کے اشارے کئے۔ نیز ان کی تفصیل آئندہ بیان کرنے کا اعلان کیا۔ تو احراریوں کے ہاں ماتم برپا ہو گیا۔ اور وہی لوگ جو صداقت کا علم بلند کرنے اور حق کا اظہار کرنے کے بلند بانگ دعاوی کے ساتھ کھڑے ہوئے ہیں۔ زمیندار کے آگے اس لئے ناک رگڑنے اور اس کی منتیں کرنے لگے۔ کہ وہ ان کے متعلق سچی باتیں پبلک میں نہ لائے۔ اور ان کی فریب کاریوں دھوکہ بازیوں اور فتنہ پردازیوں کو بے نقاب نہ کرے۔ اس کے لئے با اثر لوگوں کے ذریعہ زمیندار کی آواز بند کرنے کی کوشش کی گئی۔ اخباروں میں مولوی ظفر علی صاحب سے لجاجت آمیز اپیلیں کی گئیں۔ اور زمیندار ان باتوں سے کچھ متاثر بھی ہو گیا۔ لیکن شہید گنج کی مسجد کے بارے میں احراریوں نے جمہور مسلمانوں کی التجاؤں کو ٹھکراتے ہوئے جو رویہ اختیار کیا۔ اور جس قساوت قلبی کا ثبوت دیا۔ وہ ناقابل برداشت ہو گیا۔ اور پھر ”زمیندار“ کو ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ وہ احراریوں کے متعلق مسلمانوں کی صحیح راہ نمائی کرے۔ اس سلسلہ میں اس نے اپنے ۸ جولائی کے پرچہ میں جو لیڈنگ آرٹیکل لکھا ہے۔ اس میں رقمطراز ہے۔

مسلمانوں میں کارکنوں کی وہ جماعت جو ”پنجابی ٹولی“ کے نام سے مشہور تھی۔ جس نے تحریک خلافت کے وقت سے مختلف تحریکوں میں کامیابی کے ساتھ حصہ لیا تھا۔ جو قید و بند کے مصائب اور سجن و زندان کے شدائد کا تجربہ بھی کر چکی تھی۔ اور جس کے مختلف ارکان کو مولانا ظفر علی خان نے کبھی بہ شکل کردبیاں۔ کبھی بصورت مجاہدان صف شکن دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔ اور جن میں سے کسی کو ”زمیندار“ نے داد غلو آرائی دیتے ہوئے ثانی امام بخاری، کسی کو محض نطق کی رعایت سے جو گوسالہ، سامری کو بھی حاصل تھا۔ کلیم عصر اور کسی کو محض اس کے نام کی مناسبت سے حق و صداقت کا علم بردار وحید قرار دے دیا۔ (غالباً یہ کنائے سید عطاء اللہ بخاری حبیب الرحمن لدھیانوی اور افضل حق کی طرف ہیں) لہذا مسلمانان ہند نے ہنر ذات کی طرف سے آنکھیں بند کر کے محض ان اوصاف اضافی کے پیش نظر جو ہندوستان کے سب سے بڑے ادیب کے خامۂ عنبر شمامہ نے ان حضرات سے منسوب کر دیے تھے۔ ان کے ادعائے قیادت کو تسلیم کر لیا۔ اس کے بعد انہوں نے مختلف تحریکات کو چلایا اور اپنی قیادت کو اس شرط سے مشروط کیا۔ کہ ہم سے قوم دخل خرچ کا حساب طلب نہ کرے۔ چنانچہ کبھی کسی مسلمان نے ان سے نہیں پوچھا کہ حضرت آپ کو جو روپیہ قوم نے دیا ہے۔ وہ کہاں خرچ ہوا۔؟

جب مسجد شہید گنج کا قضیہ شروع ہوا تو مسلمان بجا طور پر ان سے متوقع تھے۔ کہ احرار سب کام چھوڑ کر اس پر متوجہ ہو جائیں گے۔ لیکن احرار اس طرح ساکت و صامت بیٹھے تماشہ دیکھتے رہے۔ گویا یا تو مسجد شہید گنج مسجد ہی نہیں یا مساجد کے تحفظ کی ذمہ واری مسلمانوں پر عاید نہیں ہوتی۔ اس کے بعد جب یہ حضرات لاہور پہنچے تو ہزارہا مسلمانوں نے ان کے پاس جا کر درخواست کی۔ کہ یہ اس قضیہ میں مسلمانوں کی قیادت کریں۔ مگر یہ آئیں بائیں شائیں کر کے ٹالتے رہے۔ جب عامۃ المسلمین کا اصرار بڑھا تو انہوں نے اعلان کیا۔ کہ چند دن میں ہم ایک مجلس مشاورت منعقد کرنے والے ہیں۔ جس میں صوبہ بھر کی مجالس احرار کے نمایندے شریک ہوں گے اس مجلس میں یہ مسئلہ پیش کر دیا جائے گا۔ اور اکثریت نے جو فیصلہ کیا اس کے مطابق ہم اپنا لائحہ عمل مرتب کریں گے۔ اب دفعتہً ان کی طرف سے یہ اعلان بھی ہوا ہے کہ مجوزہ کانفرنس کا اجلاس سر دست ملتوی کر دیا گیا ہے۔

اس اعلان سے مسلمانوں کی پریشانی میں بہت زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ اگر کانفرنس کے التوا کے ساتھ ہی احرار مسجد شہید گنج کے قضیہ پر متوجہ ہو جاتے تو عامۃ المسلمین مطمئن ہو جاتے۔ اور جو تساہل احرار کی طرف سے عمل میں آیا ہے۔ اسے مسلمان بھول جاتے لیکن احرار کا مسجد شہید گنج کے متعلق اپنی روش کو غیر واضح رکھنا مسلمانوں کے لئے سخت باعث تکلیف ہے اور ان کی دلی آرزو ہے۔ کہ یا تو احرار فوراً اس معاملہ کو ہاتھ میں لیں۔ لیکن اگر وہ یہ نہ کرنا چاہیں تو وہ مسلمانوں کی قیادت کے ادعا سے فوراً دست کش ہو جائیں۔

اس سلسلہ میں مقامی معاصر ”سول اینڈ ملٹری گزٹ“ نے اپنی اشاعت امروزہ میں جو عجیب و غریب انکشافات کئے ہیں۔ ان کا ماحصل یہ ہے کہ احرار کو قضیہ مسجد شہید گنج نے سخت ضغطہ میں ڈال رکھا ہے۔ اگر وہ اس وقت اس جھمیلے میں پڑ جائیں۔ تو کونسل میں جانے اور زیادہ سے زیادہ نشستیں حاصل کرنے کا جو مقصد ان کے سامنے ہے۔ وہ فوت ہو جائے گا۔ اور اگر وہ اس سے بالکل بے تعلق رہیں تو انہیں کوئی مجاہد نہیں کہے گا۔

کوئی نہیں چاہتا کہ احرار عامۃ المسلمین کے گاڑھے پسینہ کی کمائی یعنی قادیانیت کی مخالفت کے نام پر وصول کیا ہوا چندہ ذاتی اعزازات کے حصول کے لئے خرچ کریں۔ اور ہمیں تو کسی حال میں یہ گوارا نہیں۔ کہ مجلس احرار جیسی جماعت کونسلوں کے بکھیڑے میں پڑ کر مسلمانوں کو اپنی قیادت سے محروم کر دے۔ ہمیں یقین ہے کہ احرار خود بھی اس غلط راہ پر پڑنے سے اجتناب کریں گے۔ اور جلد سے جلد ”سول“ کے انکشافات کی تردید کر دیں گے۔ لیکن اگر وہ تردید نہ کریں تو عامۃ المسلمین کو یہ حقیقت احرار پر اور تمام مذہبی اور قومی کارکنوں پر واضح کر دینی چاہیئے۔ کہ جو روپیہ غریب مسلمان کسی کارکن یا رہنما کو مذہبی امور پر یا کسی دوسری وقتی ضرورت پر خرچ کرنے کے لئے دیں۔ وہ جاہ طلبی پر اور کونسل کی نشستیں حاصل کرنے کے پروپیگنڈے پر خرچ نہیں ہونا چاہیئے۔ البتہ کارکن زندگی کے لوازم مناسب پیمانہ پر اس روپیہ سے مہیا کر سکتے ہیں

”احسان“ و ”زمیندار“ کی کذب بیانی

۶ جولائی کے ”زمیندار“ ”ملاپ“ اور ”پرتاپ“ میں زیر عنوان ”میڈیکل سکول کے قادیانی طلباء نے مسلم طلباء پر حملہ کر دیا“ اور مورخہ ۷ جولائی کے ”احسان“ میں زیر عنوان ”میڈیکل سکول امرتسر کے قادیانی اور مسلم طلباء میں جنگ“ بالکل غلط خبر شائع کی گئی ہے۔ چاروں اخباروں کا مضمون واحد تھا۔ کہ میڈیکل سکول کے مسلم اور احمدی طلباء کے درمیان کھانا کھانے کے کمرہ میں دوران گفتگو میں بات بڑھ جانے پر تصادم ہو گیا دونوں پارٹیوں کے درمیان جنگ ہو گئی لڑائی میں رکابیوں اور پلیٹوں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ سپرنٹنڈنٹ ہوسٹل اور پرنسپل صاحبان موقعہ پر پہنچ گئے جنہوں نے حالات پر قابو پا لیا۔ معاملہ پولیس کے حوالہ کر دیا گیا لیکن بعد میں صلح کر لی گئی۔ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن یہ بالکل غلط ہے۔ بات صرف یہ ہوئی کہ ایک غیر احمدی طالبعلم کو ایک احمدی طالبعلم سے کوئی ذاتی رنجش تھی۔ ایک دن جبکہ وہ احمدی طالبعلم اکیلا کھانا کھا نے کے بعد ڈائننگ روم سے نکلا۔ تو اس غیر احمدی طالبعلم نے اپنے ایک

مقدمہ زیر دفعہ ۳۲۳ کے منتقل کرانیکی درخواست

چودہری ظہور احمد صاحب وغیرہ کے خلاف جو مقدمہ عبد السّلام احراری نے زیر دفعہ ۳۲۳ دائر کر رکھا ہے ۱۸ جولائی میاں بدر محی الدین صاحب مجسٹریٹ بٹالہ کی عدالت میں پیش ہوا۔ فیض اللہ سُنار گواہ استغاثہ کی شہادت قلمبند کی گئی۔ اس کے بعد مرزا عبد الحق صاحب پلیڈر نے ملزمان کی طرف سے درخواست پیش کی۔ کہ وُہ یہ مقدمہ اس ضلع سے منتقل کرانے کے لئے ہائی کورٹ میں درخواست دینا چاہتے ہیں۔ اس پر کارروائی ۱۳ اگست پر ملتوی کر دی گئی:۔

بقیہ صفحہ ۵ سے

گر نظر یہی آتا ہے۔ کہ یہ دونوں طاقتیں اپنے وقت پر اور اپنی مرضی سے لڑینگی۔ کسی دوسرے کے کہنے سننے یا اکسانے سے نہیں۔

ٹیکو کو۔ ریون کیس

جاپان کے اندرونی معاملات میں ایک گونہ اہمیت اور دلچسپی رکھنے والا واقعہ ۲۲ جون کو ٹیکو کو ریون کیس کی سماعت کا شروع ہوا ہے اس مقدمہ کے پیچھے جاپان کی سب سے بڑی مالی غبن کی کہانی ہے۔ سیٹو منسٹری اسی Scandal کی بدنامی کی وجہ سے ٹوٹی تھی۔ اس مقدمہ میں ۱۶ ملزم ہیں۔ جن میں ایک سابق وزیر ریلویز ایک سابق وزیر تجارت ایک سابق نائب وزیر مالیات اور بعض اور مشہور و معروف لوگ ہیں۔ ان پر الزامات غبن رشوت یا فریب دہی کی نوعیت کے ہیں۔ تمام ملزمین نے الزامات کی تردید کی ہے۔ دوسری پیشی مقدمہ کی ۲۵ جون کو ہوئی۔ یہ کیس اس قسم کا ہے۔ کہ اس کی سماعت میں کافی وقت صرف ہوگا۔ قیاس کیا جاتا تھا۔ کہ بہت لوگ مقدمہ سننے کے لئے جائیں گے۔ مگر لوگ زیادہ نہیں تھے:۔

بنگلور سٹی میں احراریوں کا حد سے بڑھا ہوا ظلم و ستم

ایک احمدی کا قابل تعریف جوشِ ایمان

۱۰ جون کی صبح میں اپنی بیمار لڑکی کے لئے ڈاکٹر سے دوائی لیکر اپنی دکان واقع نئے بازار میں پہونچا۔ پاس ہی ایک پرائیویٹ مدرسہ تھا۔ اس میں چند آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ جن میں میرا ایک حقیقی بھائی بھی تھا۔ ایک نے مجھے بلایا۔ میں یہ سمجھکر کہ کوئی بات ہوگی۔ وہاں چلا گیا۔ ان لوگوں نے مجھے محصُور کر لیا۔ اور میرے آقا رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم فداہ امی وابی کے سچے عاشق اور جان نثار مسیح محمّدی علیہ السلام کی شان میں سخت سے سخت اور گندی سے گندی گالیاں سُنانے لگے۔ ان گالیوں سے میرا سینہ شق اور جگر ٹکڑے ٹکڑے ہو رہا تھا لیکن اسی مسیح موعودؑ کی یہ پاک تعلیم کہ ؎

گالیاں سُنکر دعا دو پاکے دُکھ آرام دو ۔ وُہ اگر پھیلائیں بدبو تم بنو مشکِ تتار

میرے سامنے تھی۔ اس لئے میں ان گالیوں کو خاموشی سے سنتا اور ان کو سمجھاتا رہا۔ لیکن ان شقی القلب لوگوں پر کچھ اثر نہ ہوا۔ انہوں نے ایک اور مولوی کو بلوالیا۔ مولوی صاحب آکر بالکل غلط باتیں بیان کرنے لگے۔ اور آخر مجھے مجبور کیا گیا۔ کہ احمدیت سے تائب ہوکر توبہ نامہ لکھدوں۔ میں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ اس پر سب مجھے مارنے لگ گئے۔ یہاں تک کہ میں زمین پر گر پڑا۔ اس وقت میری آنکھوں کے سامنے رسُول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مظلوم صحابہ اور شہدائے افغانستان کی تصویریں پھر رہی تھیں۔ اور میں عجیب لطف محسوس کر رہا تھا غرض صبح کے ۹ بجے سے دوپہر کے اڑھائی بجے تک مجھے محصُور کر کے مجھ پر ظلم و ستم روا رکھا گیا۔ لیکن خدا کے فضل سے ان کو اپنے مقصد میں کامیابی نہ ہوئی۔ اور میں بفضلہٖ تعالیٰ احمدیت یعنی عین اسلام پر ثابت قدم رہا۔ میرے ایمان میں ایک رائی برابر بھی تنزل نہیں آیا۔ بلکہ ان کی ان حرکات سے اور پختہ ہو گیا ہے۔ الحمد للّٰہ علیٰ ذالک ؛۔

(خاکسار سید عبد الرزاق تاجر پارچہ بنگلور سٹی)

لاہور میں "احرار کمیٹی مُردہ باد" "عطاء اللہ بخاری مُردہ باد" کے نعرے

اخبار ریاست و زمیندار نے مسجد شہید گنج کے متعلق مسلمانانِ لاہور کی سرگرمیوں کا جو ذکر کیا ہے اس میں لکھا ہے "چوک سٹی کوتوالی میں لاٹھی چارج کے بعد ہجوم کا ایک بیشتر حصہ دفتر مجلس احرار ہند کے سامنے جمع ہو گیا۔ اور "احرار کمیٹی مردہ باد" "عطاء اللہ بخاری مردہ باد" وغیرہ وغیرہ کے پُرزور نعرے لگائے اور ارکانِ احرار سے پُرزور الفاظ میں مطالبہ کیا۔ کہ تم کیوں مسجد شہید گنج کے سلسلہ میں ہمارا ساتھ نہیں دیتے۔ اس مظاہرے پر مجلس احرار کے ایک رکن نے کہا۔ کہ وہ غور کر رہے ہیں۔ ۲۷ و ۲۸ جولائی تک مجلس مشاورت بلائی گئی ہے۔ اس کے بعد مجلس کا جو فیصلہ ہوگا۔ اس سے آپ کو مطلع کیا جائے گا۔ حاضرین نے پھر مطالبہ کیا۔ کہ وہ کیوں جلد سے جلد اس کام کو ہاتھ میں نہیں لیتے بارکانِ مجلس احرار کی طرف سے پھر اس قسم کا جواب دیتے ہوئے حاضرین کی تسلی کرنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ آخر کار مظاہرین ناامید ہو کر واپس چلے گئے"

احراریوں کو مسلمانوں سے غداری پر خراجِ تحسین غیر مسلموں کی طرف سے

اخبار پرتاپ اپنے ۲۰ جولائی کے پرچہ میں شہید گنج کے متعلق مسلمانوں کے ایجی ٹیشن کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:۔ "شہید گنج ایجی ٹیشن کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ آج (۱۸ جولائی) شہر میں کسی قسم کا مظاہرہ نہیں ہوا۔ اس سلسلے میں یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ عملی طور پر اس وقت اس ایجی ٹیشن کا کوئی ذمہ وار لیڈر نہیں۔ مولانا ظفر علی خاں و مولانا سیّد حبیب وغیرہ کے شہر بدر کئے جانے کے بعد ایک بھی قابل ذکر مسلمان نے اپنے آپ کو اس ایجی ٹیشن سے وابسطہ نہیں کیا۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اگر چندے یہی حالت رہی۔ تو یہ ایجی ٹیشن خود بخود ختم ہو جائیگا۔ احرار کا رویہ اس سلسلہ میں شروع سے ہی مستحسن رہا ہے۔ اور انہوں نے حتے الامکان اس ایجی ٹیشن سے لاتعلقی ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ بعض حلقوں میں خیال کیا جاتا ہے کہ آئندہ انتخابات کے پیشِ نظر احرار فی الحال جیل جانا نہیں چاہتے۔

مشہور انگریزی اخبار سٹیٹمین ۱۸ جولائی اپنے ایڈیٹوریل کالموں میں لکھتا ہے بیان کیا جاتا ہے۔ کہ احرار نے شہید گنج کے ایجی ٹیشن میں حصہ نہ لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ کیونکہ پنجاب کونسل کے انتخابات عنقریب ہونے والے ہیں۔ وُہ نہیں چاہتے کہ ان کے لیڈر اور کارکن اس تحریک میں قید ہو جائیں۔ احرار لیڈروں نے اس معاملہ میں بہت دانشمندی سے کام لیا ہے۔ کوئی وقت تھا۔ کہ احرار اس جماعت میں تھے جس نے مقبول ایجی ٹیشن سے کوئی تعلق نہ رکھکر بڑا فائدہ حاصل کیا ہے۔ ایک خطرناک عنصر تھے۔ اب انہوں نے سبق سیکھ لیا ہے۔ اور اس پر عمل کر رہے ہیں:۔

تبلیغی اشتہارات اور تحریک جدید

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی اعلان کردہ سکیم کے مطابق تبلیغی اشتہارات کا دوسرا نمبر زلزلہ کوئٹہ کے متعلق جو حضور کا تحریر فرمودہ ہے عنقریب شائع ہونے والا ہے۔ احباب بہت جلد مطلوبہ تعداد سے اور قریب کے ریلوے سٹیشن سے مطلع فرمائیں۔ تا جلد سے جلد ان کو مل سکے۔ اور اسے تقسیم کر سکیں:۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ہانکو ۱۸ جولائی - دریائے ینگسی کیانگ میں سیلاب کی تباہیوں کے نتیجہ میں صوبہ ہوپے کے صرف دو شہروں میں ۱۲ ہزار لاشیں برآمد ہوئی ہیں - کل صوبے میں غرق شدگان کی تعداد پچاس ہزار اور ایک لاکھ کے درمیان ہے تیس ہزار اشخاص دریائے زرد کے سیلاب میں غرق ہوئے - بندوں کو مضبوط کرنے کے لئے ایک لاکھ کے قریب قلی بھرتی کئے گئے ہیں -

کراچی ۱۸ جولائی - ضلع حیدر آباد سے طوفان گردوباد کی اطلاع موصول ہوئی ہے - گذشتہ ہفتہ کے دوران میں سخت آندھیاں آئیں - جن سے درخت اکھڑ گئے اور مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں

شملہ ۱۷ جولائی - سکیانگ کے دارالخلافہ ارمچی سے آنے والے مسافروں نے جو کاشغر میں سے ہو کر آئے ہیں اطلاع دی ہے کہ کاشغر کی حکومت ایک روسی ایبالکو نامی کے ہاتھ میں چلی گئی ہے اور دارالسلطنت کی سفید فام قوم تخوودیٹ کے حق میں اپنی رائے کا اظہار کیا ہے -

لاہور ۱۸ جولائی - ہز ایکسی لنسی نے آج لیجسلیٹو کونسل کے بہت سے ارکان کو مسجد شہید گنج کے قضیہ کے سلسلہ میں سرکاری طور پر منعقدہ کانفرنس میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے تھے پرائیویٹ طور پر ملاقاتیں کرنے کا موقعہ دیا - کانفرنس اپنے کام کی تکمیل کے لئے دوبارہ ہفتہ کے روز منعقد ہو گی - ذمہ دار مسلم حلقوں کی خواہش ہے - کہ گورنمنٹ سکھ اور مسلمان لیڈروں سے مزید گفت و شنید کرے - اور اس اثنا میں منہدم مسجد کی جگہ اور متنازعہ فیہ قبر کو گوردوارہ کی باقی جائداد سے بالکل الگ کر دیا جائے اور جب تک کوئی تصفیہ نہ ہو جائے سرکاری قبضہ میں رکھا جائے -

پیرس ۱۸ جولائی - متنازعہ ابی سینیا کے مسئلے میں اطالیہ میں تبدیلی قلب پیدا ہونے کی توقع ہے کیونکہ اٹلی کو اس بات پر رضامند کر لیا جائیگا - کہ وہ اس جھگڑے میں لیگ کی مداخلت کی مخالفت نہ کرے -

لاہور ۱۷ جولائی - بھائی پرمانند نے ایڈیٹر "ویر بھارت" کو نوٹس دیا ہے کہ وہ دس دفعہ تحریری معافی مانگیں اور دس ہزار روپیہ بطور ہرجانہ ادا کریں - کیونکہ ایڈیٹر ویر بھارت نے دس جولائی کے پرچے میں ایک مضمون "ہندو سنگھٹن کا جنازہ آریہ سماجیوں کے کندھے پر" شائع کیا ہے جس سے بھائی جی کے وقار کو سخت صدمہ پہنچا ہے - ورنہ قانونی چارہ جوئی کی جائیگی

شملہ ۱۸ جولائی - ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء سے مسٹر جسٹس ایم - ایل - کری آئی - سی - ایس لاہور ہائی کورٹ کے ایڈیشنل جج مقرر ہو گئے -

عدیس آبابا - ۱۸ جولائی - شہنشاہ حبش نے زعمائے حبشہ کی پارلیمنٹ کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ بہادرو اپنے جنگجو اسلاف کی مثال کو تازہ کرتے ہوئے تمام چھوٹے بڑے حملہ آور کے مقابلہ کے لئے متحد ہو جاؤ - تمہارا بادشاہ تمہارے ساتھ ہو گا - حبشہ اور اس کی آزادی کی خاطر وہ اپنا خون بہانے سے دریغ نہیں کرے گا غلاموں کی حیثیت میں زندہ رہنے سے آزاد رہ کر مر جانا بہتر ہے - اگر صلح کی کوششیں ناکام رہیں - تو اہل حبشہ خدا پر بھروسہ رکھتے ہوئے آخری فرد تک قربان کر دیں گے -

ٹوکیو - ۱۶ جولائی - وزیر جنگ نے انسپکٹر جنرل ملٹری ٹریننگ کو برخاست کر دیا ہے - اس خبر سے ملک کے طول و عرض میں سنسنی پیدا ہو گئی ہے - معلوم ہوا ہے وزارت جنگ جاپان کے دوسرے محکموں میں بھی رد و بدل کرنا چاہتی ہے - تا کہ فوجی ضروریات کے لئے بہتر اشخاص کو میدان میں لایا جا سکے -

شملہ ۱۷ جولائی - پشاور سے آمدہ اطلاع مظہر ہے - کہ شمالی وزیرستان ایجنسی میں حسن خیل اور مداخیل قبائل میں فساد ہو گیا - وجہ یہ ہے کہ حکومت برطانیہ نے قبیلہ حسن خیل کو ایک لڑائی میں خدمات سرانجام دینے کے صلہ میں الاؤنس دیا ہے - مداخیل حسن خیل سے اس الاؤنس میں سے حصہ طلب کرتا ہے - مگر موخرالذکر دینا نہیں چاہتا -

پیرس - ۱۶ جولائی - کابینہ فرانس نے بیس احکام جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے - جن کی رو سے قومی بجٹ میں ۷۰ کروڑ فرینک کیپیٹل بجٹ میں - ۱۴ فرینک - ریلوے میں ۲۰ کروڑ فرینک کی بچت ہو جائے گی - یہ احکام اقتصادی کمزوری کو دور کرنے کے لئے ہیں - سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں ۳ فیصدی سے ۱۰ فیصدی تک تخفیف کی جائے گی -

لنڈن - ۱۶ جولائی - لنڈن میں مقیم سفیر کابل نے مارکونی کمپنی کو پانچ وائرلیس کے مراکز کا ٹھیکہ دیا ہے - ان میں سب سے بڑا مرکز کابل میں قائم ہو گا - اس کے علاوہ میمون - خان آباد اور دیارنگی بھی مراکز ہونگے - کابل سے ٹوکیو - ملبورن - لنڈن اور ریوڈی جنیرو تک گفتگو ہو سکیگی

روم - ۱۸ جولائی - شاہ ابی سینیا صوبہ اگڈان کا ایک حصہ اٹلی کو دینے کے لئے تیار ہے - مگر اٹلی نے اسے لینے سے انکار کر دیا ہے - کیونکہ اٹلی اس علاقہ کو صحرا سمجھتا اور آبادی کے لئے قطعاً غیر موزون خیال کرتا ہے -

لنڈن ۱۷ جولائی - دارالعوام میں مسٹر کریون ایلس (کنزرویٹو) کے ایک سوال کے جواب میں مسٹر چیمبرلین چانسلر آف ایکسچیکر نے کہا - جب سے قومی حکومت قائم ہوئی ہے - قومی قرضہ میں اضافہ ہو گیا ہے - مگر دوسری طرف سالانہ اخراجات بھی بہت کم ہو گئے ہیں - ۱۹۳۵ء میں قومی قرضہ کے تازہ ترین اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے - کہ ۳۱ مارچ ۱۹۳۵ء کو برطانیہ پر کل قرضہ ۱۷ ارب ۸۰ کروڑ ۵ لاکھ ۵۰ ہزار پونڈ تھا -

سری نگر - ۱۶ جولائی - سوپور دہرم سالہ کے متعلق ہندوؤں اور سکھوں میں چند سال سے تنازعہ چلا آتا ہے - سکھوں نے دہرم سالہ کی دکانوں پر جو کھتریوں کے قبضہ میں تھیں - ظالمانہ قبضہ کر لیا - اس پر حکام نے بعض سرکردہ سکھوں کو گرفتار کر لیا - سکھوں کی طرف سے جتھے آنے شروع ہوئے - جو تمام گرفتار کر لئے گئے

جہلم - ۱۶ جولائی - جہلم سے ۲۰ میل نیچے کی طرف جہاں لوئر جہلم نہر کا رسول ہیڈ آفس ہے - زلزلہ کی عجیب واردات رونما ہو رہی ہے - ۳ جولائی کو پہلا جھٹکا محسوس ہوا - اور اسی روز سے آج تک برابر جھٹکے محسوس کئے جا رہے ہیں زمین سے گڑگڑاہٹ کی آوازیں نکلتی ہیں جھٹکوں کا اثر پانچ مربع میل ہے - لوگوں میں سخت اضطراب پھیلا ہوا ہے -

بمبئی ۱۸ جولائی - چاندی حاضر کا بھاؤ ۷۱ روپے ۹ آنے - سونا حاضر کا بھاؤ ۳۴ روپے ۲ پائی - گندم جولائی ۴ روپے ۶ آنے ۳ پائی - امرتسر گندم اوسط ۲ روپے ۴ آنے - لاہور گندم اوسط ۲ روپے ۳ آنے ہے -

شملہ ۱۸ جولائی - ایک نوٹیفکیشن مظہر ہے - کہ ہز ایکسی لنسی گورنر جنرل نے آنریبل سر چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کو ریلوے کی سنٹرل مشاورتی کمیٹی کا سرکاری ممبر نامزد کیا ہے - اور وہ اس کونسل کے صدر ہونگے

روم ۱۸ جولائی - سٹیفانی نیوز ایجنسی کو قاہرہ سے خبر موصول ہوئی ہے - کہ حکومت حبش نے اپنی مسلمان رعایا کو مطیع کرنے کی پالیسی کے پیش نظر سلطان جیما کی خود مختار حکومت کا خاتمہ کر دیا ہے اور اس کو بھی امپائر کے دیگر صوبوں کی طرح بنا لیا ہے - بعد کی اطلاع مظہر ہے - کہ جیما کا سلطان عبد اللہ عدیس آبابا کے نزدیک ایک مقام پر روپوش ہے - اور اس پر کڑی نگرانی ہو رہی ہے -

لنڈن - ۱۷ جولائی - ملک معظم نے سپٹ ہیڈ کے مقام پر بحری بیڑہ کی افتتاحی رسم ادا کی - پرچم لہرائے گئے - جہازوں کی طرف سے مصنوعی بمباری کی گئی - جنگی جہازوں پر ہوائی جہازوں نے مجازی بمباری کی - تارپیڈو کے ذریعہ حملے کئے گئے - جہازوں پر روشنی کی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا - اور قادیان سے ہی شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی